بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد وعلى آله واصحابه وذرياته وازواجه واتباعه ونوابه من الائمة المجتهدين اجمعين ❀

بعد اسکے فقیر گنہگار رجاء علی جونپوری معروف کرامت علی سے مسلمانوں نے کہا کہ رفع یدین کا مسئلہ جو کچھ حق ہو سو صاف صاف لکھدو اگر کرنا ہو تو ہم سب کوئی کیا کریں اور چھوڑنا ہو تو ہم سب کوئی چھوڑ دیں ❀ اسواسطے یہہ فقیر جو حق جانتا ہی سو اس رسالۂ نور القلوب میں مختصر کرکے لکھتا ہی ❀ مقدمہ پہلے جاننا چاہئے کہ رفع یدین کرنیوالے تین قسم ہیں ❀ ایک قسم تو شافعی مذہب کے لوگ ہیں اُن کے رفع یدین کرنے نکرنے میں جھگڑا کرنا ہماری

یاست نہیں • کیونکہ وے لوگ ایک مجتہد کی تقلید کرکے رفع یدین بھی
کرتے ہیں • اور جانتے ہیں کہ ہمارے مجتہد کی راے صواب
ہی انھوں نے جو سمجھا ہی سو ٹھیک ہی اور وہی سنت نبوی ہی •
اور دوسری قسم کے لوگ ایسے ظاہر ہوے ہیں کہ وہ کسی
کی تقلید نہیں کرتے اور تقلید کو حرام جانتے ہیں اور چاروں مذہب
کو بدعت کہتے ہیں • اور باوجودیکہ انکو علم قرآن و حدیث سمجھنے
کا نہیں ہی مگر دعوا کرتے ہیں کہ ہم جو قرآن و حدیث میں پاتے ہیں
اسپر چلتے ہیں • سو ایسے لوگوں کے واسطے کچھ لکھنا بھی بے فائدہ
ہی کیونکہ یے لوگ تو حقیقت میں قرآن و حدیث کا عمل بھی چھوڑ
چکے ہیں • اسواسطے کہ قرآن و حدیث سے اجماع کی پیروی اور
مجتہد کی تقلید ثابت ہی اور اِن لوگوں نے دونوں سے ہاتھ دھویا
ایسے لوگوں کی ہدایت کا مضمون منہاج المومنین میں لکھا گیا ہی •
اور تیسری قسم کے لوگ ایسے ظاہر ہوئے ہیں کہ ظاہر میں اپنے تئیں حنفی
مذہب کہتے ہیں اور حنفی مذہب کی فقہ پر عمل کرنے کا اقرار کرتے ہیں
اگرچہ حقیقت میں یہہ انکا فریب ہی باوجود اسکے رفع یدین کرتے
ہیں • سو انکے سمجھانے کے واسطے کچھ لکھتے ہیں • پہلا فائدہ ہم لوگ
حنفی مذہب ہیں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید اسی غرض سے کرتے

ہیں کہ قرآن و حدیث کے موافق ہمارا عمل ادا ہو کیونکہ ہم نے تحقیقات سمجھ لیا ہے کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ قرآن و حدیث کے موافق آپ جانتے تھے اور اُسی سے فتوا دیتے تھے * اور اُن کی فہم قرآن و حدیث کے سمجھنے میں بہت درست تھی سو انھیں امام نے عدم رفع کو ترجیح دیا * اور باوجودیکہ اُن کو دونوں حدیث پہنچی تھی مگر عدم رفع کی حدیث کو ترجیح دیا * اسکا بیان یہ ہی کہ بڑے معتبر محدث اور محقق شیخ عبد الحق دہلوی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہی * کہ امام ابو حنیفہ اور اوزاعی سے مکے میں دار الحناطین میں ملاقات ہوئی * تب اوزاعی نے کہا تم کس واسطے اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے ہو رکوع کے نزدیک اور رکوع سے سر اُٹھانے کے نزدیک * تب امام ابو حنیفہ نے کہا اِس سبب سے کہ صحت کو نہ پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بات میں کچھ * تب اوزاعی نے کہا حَدَّثَنِی الزُّہْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ حدیث روایت کی مجھ سے زہری نے اُسنے سنا سالم سے اُسنے سنا اپنے باپ عبد اللہ سے کہ بیشک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ

جب شروع کرتے نماز اور رکوع کے نزدیک اور رکوع سے سر اُٹھانے کے نزدیک * تب ابوحنیفہ نے کہا حدثنا حماد عن ابراہیم عن علقمۃ والاسود عن عبداللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود بشیء من ذلک حدیث روایت کی ہم سے حماد نے اُسنے سُنا ابراہیم سے اُسنے سُنا علقمہ اور اسود سے دونوں نے سُنا عبداللہ ابن مسعود رض سے کہ بیشک نبی صلعم نہ اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ مگر نماز شروع کرنے کے وقت پھر دوبارہ ہاتھ نہ اُٹھاتے کسی مقام میں اُس نماز کے * تب اوزاعی نے کہا میں زہری سے اور سالم سے اور ابن عمر سے روایت کرتا ہوں اور تو اُسکے مقابلہ میں حماد سے ابراہیم سے علقمہ سے روایت کرتا ہی یعنے یہہ تیرا اسناد بیان کرنا میرے سند بیان کرنے کو کب برابری رکھتا ہی یعنے راویوں ثقات ہیں کہاں برابر ہی * تب ابوحنیفہ نے کہا کہ حماد فقیہ زیادہ تھا زہری سے اور ابراہیم فقیہ زیادہ سالم سے اور علقمہ ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں ہی اگرچہ آنحضرت کی صحبت کی بزرگی ساتھ ابن عمر مخصوص ہوں اور اسود کو بھی بہت سی بزرگی حاصل ہی اور عبداللہ تو خود عبداللہ ہی ہیں یعنے اُنکی تعریف کی احتیاج نہیں کیونکہ اُنکا درجہ فقہ میں اور

حضرت رسالت پناہ کی نزدیکی میں مشہور رہی * تو اوزاعی نے حدیث کو اسناد کی بلندی سے ترجیح دیا اور امام ابوحنیفہ نے راویوں کے فقیہ ہونے سے حدیث کو ترجیح دیا * اور ابوحنیفہ کا مذہب یہی ہی جیسا کہ اصول فقہ میں مقرر ہوا ہی انتہی * تو اس صورت میں ابوحنیفہ کے مقابلہ کو عدم رفع کے راجح ہونے میں شک نہ باقی رہی اور عدم رفع پر عمل کرنے سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع حاصل ہو گئی * دوسرا فایدہ اب چونکہ لوگ پوچھتے ہیں کہ رفع یدین کیا ہی سنت ہی یا منسوخ ہی تو اسواسطے اسکا بیان بھی کرتے ہیں دل لگا کے سنو اور یاد رکھو * رفع یدین کے مسئلہ میں خوب تحقیق تلاش کرنے کے بعد تین قول ثابت ہوتا ہی ایک قول یہہ کہ مختار دونوں میں حضرت سے دونوں فعل ظاہر ہوا * اور چونکہ علم اور فقہ ابوحنیفہ کا اور انکی حدیث کی سند ابن مسعود اور انکے تابعینوں سے جاملتی ہی اور ابن مسعود کا طریقہ عدم رفع ہی اسواسطے ابوحنیفہ کے مذہب میں انکے طریقہ پر عمل ہوا * اور بموجب فرمانے آن حضرت کے کہ میرے اصحاب مثل تاروں کے ہیں ان میں سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے ابن مسعود کی پیروی کرکے عدم رفع اختیار کرنے سے راہ پائی ۰ اور ابوحنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کو کچھ شک باقی نہیں اور اتباع سنت حاصل
ہوئی ۔ شرح سفر السعادت میں بھی یہی مضمون ہی مگر عبارت
دوسری ہی ۔ دوسرا قول یہ ہی کہ رفع یدین و عدم رفع کو ترجیح
ہی چنانچہ شرح سفر السعادت میں موجود ہی کہ شیخ کمال الدین ابن
الہمام نے خوب تحقیق کے بعد عدم رفع کو ترجیح دیا ۔ تیسرا قول یہ ہی
کہ رفع یدین منسوخ ہی یہ قول بھی سفر السعادت میں موجود
ہی ۔ جب تینوں قول اس جگہ تو اب ایک مسئلہ اور یہی یاد رکھو
تمہارے عدم رفع کی ترجیح اور رفع یدین کا منسوخ ہونا مذکور ہوگا ۔ وہ
مسئلہ یہ ہی کہ اگر حنفی مذہب شافعی کے مذہب پر بعضے احکام میں تین
وجہوں میں سے ایک کے سبب سے عمل کرے تو درست ہی ۔ پہلی
وجہ یہ کہ دلیلیں کتاب اور سنت کی اسکی نظر میں اس مسئلہ میں
شافعی مذہب کو ترجیح دیں ۔ دوسری یہ کہ کسی ایسی تنگی میں گرفتار ہو کہ
کہ اس وجہ میں مذہب شافعی کے نزدیک میں احکام جائز ہوں ۔ اسی
اعتبار سے بیاہ احکام فتویٰ کے ۔ تیسری وجہ یہ کہ ایک شخص صاحب
تقویٰ ہو اور وہ اسکو عمل احتیاط کے ساتھ منظور ہو تو سے اور احتیاط
شافعی مذہب میں یا ولے مثل دو سیر سے زیادہ صدقہ دینے کے یعنے
صدقہ فطر یا سوا کا گوشت کھانے کے وقت اقتباس ۔ لیکن ان تینوں

وجہ میں دو سری شرط بھی ہی وہ شرط یہہ ہی کہ تلفیق نہو یعنے بسبب ملانے مذہب کے ایسی صورت متحقق ہو یعنے ایسی صورت پیدا ہو کہ دو نو مذہب میں روا نہو مانند اسکے کہ فصد کو یا قے ن وضو جانے پھر اسی وضو سے امام کے پیچھے بلے قراءت الحمد کے نماز پڑھے کہ کسی مذہب میں یہہ صورت روا نہو لی وضو حنفی مذہب بموجب باطل ہوا اور نماز شافعی مذہب بموجب ہ اور اگر سوا اِن تینوں وجہون کے کسی نے اقتدا حنفی کی چھوڑ کے شافعی کی اقتدا کیا تا اسکے ایسے تو مکروہ ہی قریب حرام کے اِسواسطے کہ یہہ کھیل ہی دین میں * یہہ مسئلہ جواب سوالات عشرہ میں ہی اور ایساہی طرح طرح اسناد میں ہی * یہ اسر افادہ رفع یدین اور عدم رفع دونون فعل حضرت سے منقول و دونون میں ظاہر ہوا اس بات کی دلیل کی احتیاج نہین کیونکہ دونون کی حدیث موجود ہی * باقی رہا یہہ کہ رفع یدین کرین یا نکرین اور رفع یدین مرجوح ہی یا منسوخ * سو اِسکا بیان یہہ ہی کہ جس صورت میں دونون برابر ثابت ہو اس صورت میں بھی حنفی مذہب رفع یدین نہین کر سکتا کیونکہ تینوں وجہون میں سے کوئی وجہ پائی نہ گئی کیونکہ رفع یدین نکرنے سے نہ کچھ تنگی میں گرفتار ہی اور نہ اسمین تقوا ہی بلکہ

نکو نہ میں مشہور ہی کیونکہ عدم رفع میں منسوخ ہونیکا شبہہ بھی
نہیں اور نہ رفع یدین میں ترجیح ہی تو وہ دونوں کے برابر ہوئے تو ہمکو
صورت میں حنفی المذہب کو رفع یدین کرنا دونوں میں عمل کرنا ہی *
اور حقیقت میں رفع یدین اور عدم رفع دونوں برابر نہیں ہیں بلکہ
عدم رفع میں ترجیح ہی * اب ترجیح کی دلیل سنو * پہلی دلیل عدم
رفع کی ترجیح کی یہ ہی کہ مشکوۃ مصابیح میں باب جامع المناقب کی
دوسری فصل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتدوا باللذین من بعدی من
اصحابی ابی بکر وعمر واهتدوا بهدی عمار وتمسکوا بعهد ابن
ام عبد وفی روایة حذیفة ما حدثکم ابن مسعود فصدقوه بدل وتمسکوا
بعهد ابن ام عبد رواه الترمذی * بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے
اصحاب میں سے وہ دونوں کون ہیں ابوبکر اور عمر اور چال طریق
اختیار کرو عمار ابن یاسر کی چال اور طریق کے موافق * اور چنگل
مارو یعنی مضبوط پکڑو عہد اور نصیحت کو ام عبد کے بیٹے کی کہ وہ
عبد اللہ ابن مسعود ہی ام عبد کنیت ہی ابن مسعود کی ماں کی * اور
حذیفہ کی روایت میں یوں ہی کہ جو کچھ حدیث بیان کرے اور خبر دے تم

ابن مسعود دین کے احکام کی تو اُنکو سچا جانو یہہ عبارت بدلے معنی ہی وتمسکوا بعهد ام عبد کے روایت کیا اُسکو ترمذی نے* سو ابن مسعود نے عدم رفع کی خبر دی ہی اُنکا سچا جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہی* اور ابن مسعود نے جو حاضرین سے عہد کیا کہ میں تمہارے دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہون اور اُس نماز میں رفع یدین نکیا تو اُس عہد پر چنگل مارنا اور اُس طریق کو مضبوط پکڑنا ضرور ہوا* اب ابن مسعود کے نماز پڑھکے دکھانیکی حدیث سنو وہ حدیث جامع ترمذی میں ہی* ابو عیسی ترمذی کہتے ہیں کہ اِس حدیث کو روایت کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا اِس حدیث کو روایت کی ہم سے وکیع نے اُسنے سُنا سفیان سے اُسنے سُنا عاصم ابن کلیب سے اُسنے سُنا عبد الرحمن ابن اسود سے اُسنے سُنا علقمہ سے علقمہ نے کہا قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے کیا میں نماز نہ پڑھون تمہارے دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز* یعنے تمکو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا شوق ہی تو دیکھو میں ویسی نماز پڑھتا ہون • پھر نماز پڑھی عبد اللہ ابن

بمسعود نے سوا اُٹھایا اپنے دونوں ہاتھہ سواے پہلی بار کے یعنے تکبیر تحریمہ کہنے وقت کے * اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رفع یدین اور عدم رفع کا مذکور اُس مجلس میں تھا تب تو راوی نے فقط عدم رفع کا بیان کیا دوسرے فرض واجب سنت مستحب کا بیان کیا * سو جب ابن مسعود نے جو آن حضرت کے پاپوش بردار اور گھر میں اور سفر میں ہر وقت کے حاضر باش تھے اور آن حضرت نے انکی خبر کو صحیح جاننے کا حکم فرمایا اور اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم رفع کی خبر دی تو اب جو لوگ اُنکی خبر کو صحیح نہ جانیں اور اُنکی نصیحت پر عمل نہ کریں تو آن حضرت کے مخالف ہیں * اور اِس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ ابن مسعود رض نے عدم رفع کے بعد پھر حضرت کو رفع یدین کرتے نہ دیکھا تھا * اور انکے نزدیک رفع یدین منسوخ تھا تب تو فقط عدم رفع کے ساتھہ نماز پڑھہ کے دکھایا * اور اگر انکے نزدیک دونوں برابر ہوتا تو ضرور دونوں صورت سے نماز پڑھہ کے دکھاتے اور کہہ دیتے کہ آن حضرت کی نماز دونوں صورت پر تھی * دوسری دلیل عدم رفع کی ترجیح کی یہہ ہی کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنے تین سو بارھوین مکتوب میں عدم رفع کی ترجیح لکھا ہی * اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اشعۃ اللمعات

شرح مشکوۃ مین باب صفتہ الصلوۃ کی پہلی فصل مین ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح مین عدم رفع کو ترجیح دیا ہی* اور شیخ کمال الدین ابن الہمام نے بھی عدم رفع کو ترجیح دیا* چنانچہ اسکا ذکر شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ نے شرح سفر السعادت مین فرمایا ہی* اور امام اعظم نے اوزاعی کے مقابلہ مین عدم رفع کو ترجیح دیا* اور بعد اُنکے سیکڑون فقہاء دیندار نے ترجیح دیا* اور اُنکا ترجیح دینا اس قدر ظاہر ہی کہ احتیاج بیان کی نہین۔ تو ان بزرگون اور امام اعظم رح کا ترجیح دینا ہم مقلدون کو کفایت کرتا ہی۔ تیسری دلیل عدم رفع کی ترجیح کی یہہ ہی* کہ رسالۂ تنویر العینین جو رفع یدین کا مسئلہ ثابت کرنیکے واسطے تصنیف ہوا ہی اُس مین اٹھارہ حدیثین رفع یدین کی لکھی ہین* اُس مین سے دیکھا کہ تیرہ حدیثین خود اُن لوگون کے نزدیک قابل عمل کے نہین ہین* کیونکہ اُن لوگون کے نزدیک رفع یدین کرنا چار مقام مین نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع کرنے کے وقت اور رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو اُٹھتے وقت سنت غیر موکدہ ہی* جیسا کہ تنویر العینین کے شروع مین یہی لکھا ہی* اور اُن تیرہون حدیثون کا یہہ حال ہی کہ کسی مین ایک رکعت مین دو ہی بار

کسی مین ایک ہی رکعت مین چار بار کسی مین ایک ہی رکعت مین چھ بار اور کسی مین فقط تیسری رکعت ادا کرکے کو اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مذکور ہی * تو یہ سب حدیثین اُن سب کے عمل کے خلاف ٹھہرین ۔ باقی رہی پانچ حدیث سو اُس مین سے ایک حدیث تو بالاتفاق ضعیف ہی * اور ایک حدیث کو ترمذی سے لکھا ہی سو اُس حدیث کا ترمذی مین کہین نشان نہین بادجود اسکے اِن دونون حدیث اور دوسری دو حدیث کا عمل اصول حدیث کے قاعدہ بموجب ساقط ہوا * اِس سبب سے کہ اُن حدیثون کے راویون کا عمل اپنی روایت کے برخلاف تھا * تو بس فقط ایک ہی حدیث ابی حمید ساعدی کی ایکے عمل کے موافق باقی رہی تھی ۔ سو وہ بھی بخاری کی روایت کے خلاف ہی کیونکہ بخاری نے اُنھین ابی حمید ساعدی سے عدم رفع روایت کیا ہی * اور تنویر العینین کے چھیالیسوین صفحہ مین عدم رفع کے غیر معتبر ٹھہرانے کے واسطے مولوی زین العابدین نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم کی روایت کے آگے عبد العزیز کی روایت کا کیا اعتبار ۔ سو اُس حاشیہ کے مضمون بموجب یہ حدیث بھی قابل اعتبار کے نہی * اور فرض کیا کہ اگر اُن چارون حدیث کو مان لین تو اُن پر عمل کس طرح کرین * چھ بار رفع یدین کرین یا ایک ہی بار یا دو بار

یا تین بار یا چار بار * کیونکہ اُن حدیثون کے مضمون مین بڑا اختلاف
ہی اور عدم رفع کی جتنی حدیثین ہین سبہرکا مضمون ایک ہی یعنے
رفع یدین نکرنا * علاوہ اِسکے عدم رفع کی کسی حدیث کا عمل منا فی
نہین ہی * تو اِس صورت مین عدم رفع مین ترجیح پاکر اُسپر عمل کیا
اور یہہ اعتقاد رکھا کہ جس طرح اور جتنی بار اور جس وقت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا سو حق ہی * اور جب
رفع یدین کو ترک کیا وہ بھی حق ہی * اور حضرت کی اتباع کے یہی
معنے ہین کہ جس کام کو حضرت عمل کرین اُسکو ہم بھی کرین اور
جس کام کو حضرت چھوڑ دین اُسکو ہم بھی چھوڑ دین * چوتھی دلیل
عدم رفع کی ترجیح کی یہہ کہ حدیث قولی کو حدیث فعلی پر ترجیح ہوتی ہی *
سو رفع یدین کے باب مین کوئی حدیث قولی نہین بلکہ اُس امین جتنی
حدیثین ہین فعلی ہین * اور عدم رفع کے باب مین حدیثین فعلی
اور قولی دونون موجود ہین تو عدم رفع کو ترجیح ہوئی * اور دونون
قسم کی حدیثین عدم رفع کی انشاء اللہ تعالی قریب ہی مذکور
ہوتی ہین * چوتھا فائدہ اب چونکہ رسالۂ تنویر العینین کو دیکھہ
کے لوگون نے رفع یدین اختیار کیا ہی اِسواسطے بارہ حدیثین عدم
رفع کی جو تنویر العینین مین لکھا ہی اُس مین سے گیارہ حدیث

اِس مقام میں لکھتے ہیں ۔ اور بارھویں حدیث جو ابوبکر ابن ابی شیبہ کی کتاب سے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اِس حدیث کو صاحب ۔ ابہونے ذکر کیا اِس حدیث کی عبارت میں چونکہ سخت تحریف کیا ہی کہ قنوت اور عیدین کا لفظ نکال کے اُسکے بجاے موقت اور منا کا لفظ داخل کر کے آگے چل کے بڑا اعتراض کیا ہی ۔ اِسواسطے اُسکو اِس مقام میں چھوڑ دیا پانچویں فائدہ میں رفع یدین کی پانچ حدیثوں میں اِس حدیث کو لکھا ۔ اور تنویر العینین میں جو حدیثیں عدم رفع کی فقہ کی کتاب سے لکھا ہی انکو جدا لکھتے ہیں ۔ اور جو حدیثیں حدیث کی کتاب سے لکھا ہی انکو جدا لکھتے ہیں ۔ سنو فقہ کی کتاب نہایہ میں کہا کہ ۔ اِنّ عبد اللّٰہ بن الزبیر رأی رجلاً یصلي في مسجد الحرام و یرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس منہ فقال لا تفعل فانہ امر فعلہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم في اول الاسلام ثم ترکہ و نسخ ۔ بیشک عبداللہ ابن زبیر نے دیکھا ایک مرد کو نماز پڑھتے بیت اللہ میں جس حال میں کہ اٹھاتا تھا اپنے دونوں ہاتھوں رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت تب کہا عبداللہ ابن زبیر رض نے رفع یدین نکر کہ اِس کام کو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں پھر چھوڑ دیا ۔

اٹھو اور منسوخ ہوا * یہہ حدیث ہم نے تنویر العینین میں دیکھہ کے لکھا * نہایہ اور عنایہ میں جو اِس حدیث کو لکھا ہی تو اُس میں اِسمین کچھہ لفظ کا فرق ہی مگر مضمون ملتا ہی * اِس حدیث کو تنویر العینین کے اڑتالیسوین صفحہ مین لکھا ہی کہ محدثون کی کتاب مین اِسکی سند صحیح نہین پائی جاتی تو معلوم ہوا کہ اُنکے نزدیک اِس حدیث کی سند ضعیف ثابت ہوئی ہی * یہہ حدیث وضعی نہین ہی جیسا کہ بعضے لوگ ضد سے کہتے ہین * باقی رہا یہہ کہ اِس حدیث کو صاحب نہایہ اور شیخ عبد الحق دہلوی رح شرح سفر السعادت مین عدم رفع کی دلیل مین لائے ہین اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے نزدیک البتہ اِسکی سند صحیح ہوگی * اور علاوہ اِسکے حدیث ضعیف بھی حدیث ہی * اور کہا نہایہ مین * انہ قال بن مسعود رفع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرفعنا و ترک فترکنا یعنی حال یہہ ہی کہ کہا ابن مسعود رض نے ہاتھہ اُٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اُٹھایا ہم نے اور چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا ہم نے کفایہ اور کافی مین بھی یہہ حدیث ہی * گو تنویر العینین مین ضعیف وضعی لکھا اور قبول کرلیا * مگر ... صفحہ مین یہہ تقریر کیا کہ اِس حدیث کا مطلب یہی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کیا اور سمجھا ہم نے اُس سے منسوخیت رفع یدین کی

اور یہہ منسوخیت ابن مسعود کی کمہی ہی * سو ہکو اس مقام مین زیادہ بحث منظور نہیں اتنا جانتے ہین کہ اتباع رسول کے یہی معنے ہین کہ حضرت کا کرنا دیکھہ کے کرنا اور چھوڑنا دیکھہ کے چھوڑنا * اور کہا ہدایہ مین * وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ الِافْتِتَاحِ ۔ روایت کی گئی عبداللہ ابن عباس سے کہ عشرہ مبشرہ رض نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھہ مگر تکبیر اولی کے وقت * اس حدیث کو بھی ضعف وصحت دیکھا قبول کرلیا اس حدیث کو بھی تنویر العینین دیکھہ کے کہا * اور کہا یہ اور کافی اور عنایہ اور ہدایہ مین جو یہہ حدیث لکہا ہی اس مین ایسین کچھ لفظ کا فرق ہی مگر مضمون لیتاہی * اب یہان سے حدیث کی کتابون کی جو تنویر العینین مین لکھی ہین شروع ہوئین * ان مین سے ہی جو کہا ترمذی نے عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ۔ علقمہ سے ہی کہ کہا علقمہ رض نے نماز پڑھی عبداللہ ابن مسعود نے اور نہ اٹھائے اپنے دونون ہاتھہ سواے پہلی بار کے اور کہا کہ نماز پڑھی مین نے تمہارے ساتھہ جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی * اس حدیث کی عبارت مین بھی فرق کیا ہی * صحیح عبارت وہی ہی جو ہم

اوپر قریب ہی لکھے جاوینگے مگر مضمون ایک ہی * اور آسنن میں ہی
جو نکالا ابو داؤد نے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله
عليه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ
براء ابن عازب سے کہ کہا براء نے رسول الله صلى الله عليه وسلم
جب شروع کرتے نماز اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ برابر دونوں
کندھوں کے پھر دوسری بار ہاتھ نہ اُٹھاتے وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا
حَتَّي انْصَرَفَ اور ایک روایت میں ابو داؤد کی نہ اُٹھاتے دونوں
ہاتھ یہاں تک کہ پڑھ چکتے یہہ روایت جابر کی ہی * ان دونوں
حدیثوں کے بھی لفظ میں فرق کیا ہی * ابو داؤد میں دونوں
حدیث اِس عبارت سے ہی عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى
قَرِيْبٍ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اخرجه ابو داؤد روایت ہی براء
رض سے کہا دیکھا میں نے رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم کو جب
شروع کیا حضرت نے نماز اُٹھایا اپنے ہاتھوں کو نزدیک تک
اپنے کانوں کے پھر نکیا اِسی طرح نکالا اسکو ابو داؤد نے * اور
روایت ہی جابر سے قَالَ جَابِرٌ رض رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله
عليه وآله وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى

اِنصرف اخرجہ ابوداؤد۔ کہا جابر رض نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اٹھایا اپنے دونوں ہاتھ جب شروع کی نماز پھر نہ اٹھایا انھوں کو یہاں تک کہ پڑھ چکے نکالا اسکو ابو داؤد نے ۔ اور انہیں سے ہی جو نکالا امام محمد نے اپنی موطا میں عن عاصم ابن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی بن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی عاصم ابن کلیب جرمی سے انہیں روایت کیا کلیب سے کہ بیشک علی ابن ابی طالب رض اپنے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے سواے تکبیر اولی کے ۔ اور انہیں سے ہی جو نکالا امام محمد نے اپنی موطا میں ۔ عن عبد العزیز ابن حکیم قال رایت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی عبد العزیز بن حکیم سے ہی کہ کہا عبد العزیز نے دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو نہ اٹھاتے اپنے ہاتھ سواے تکبیر اولی کے ۔ اور انہیں سے ہی جو نکالا طحاوی نے من مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی مجاہد سے ہی کہا کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ ابن عمر کے سو نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سواے تکبیر اولی کے ۔ اور طحاوی میں کہا کہ روایت کیا ۔ عن اسود انہ قال رایت عمر بن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی اسود سے ہی انہیں کہا کہ دیکھا میں نے عمر

ابن خطاب کو نہ اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھ سوائے تکبیر اولی کے * اور نقل کیا ابن ہمام نے من دارقطنی و عدی عن محمد بن جابر عن حماد بن سلیمان عن علقمة عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر لا یرفعون ایدیہم الا عند الافتتاح دارقطنی سے اور عدی سے ہی دونوں نے محمد ابن جابر سے اسنے حماد ابن سلیمان سے اسنے علقمہ سے اسنے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر کے ساتھ نہ اٹھاتے تھے وے اپنے ہاتھ سوائے تکبیر اولی کے انتہی * یہہ حدیثیں اسواسطے لکھا کہ بعضے لوگوں نے جو عوام کو سنا دیا تھا کہ عدم رفع کے باب میں کچھ نہیں تھا سو غلط ہے * پانچواں فائدہ * عوام لوگوں میں سے جو لوگ اپنے تئیں حنفی مذہب ظاہر کر کے رفع یدین کرتے ہیں وے یہہ کہتے ہیں کہ رفع یدین کو کسی اصحاب یا فقہاء نے آج تک منسوخ نہ سمجھا اور کسی حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے * اگر حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کر دو تو ہم لوگ رفع یدین ترک کریں * تو انکا یہہ جواب ہے کہ تم لوگ اگر حنفی مذہب ہو تو ابو حنیفہ نے جو عدم رفع اختیار کیا ہے سو حدیث نبوی کی اتباع کر کے تو تمکو انکی

تتابعہ کر کے عدم رفع کرنے میں اتباع سنت حاصل ہی اور تمکو اذ ہو
رفع اور رفع یدین دونوں برابر ہو نیکی صورت میں بھی بموجب
مسئلہ جواب سوالات عشرہ کے رفع یدین کرنا درست نہیں
ہاں جو شخص اپنے علم اور تحقیق سے رفع یدین میں ترجیح پاوے سو
رفع یدین کرسکتا ہی اورکسی سے حکیے یا کسی رسالے میں رفع یدین
کی ترجیح دیکھ کے رفع یدین نہیں کرسکتا اگر ایسا ہوتا تو شافعی
مذہب کی کتاب کو دیکھ کے جو ان رسالوں سے بہتر ہیں تمام
حنفی لوگ رفع یدین کرتے اور شافعی مذہب کے محدثوں سے
شنکے جو ان لوگوں سے ہزار درجے افضل ہیں سارے حنفی
لوگ رفع یدین کرنے لگتے اور اس بات کی اجازت دینی کتابوں میں نہیں
ہوتی سوایسی اجازت نہیں ہی چنانچہ جواب سوالات عشرہ کے
مضمون سے تمکو دریافت ہو چکا اور ہمارے تو مقابلہ لکھا ہی کہ رفع
یدین پر عدم رفع کو ترجیح ثابت ہی جیسا کہ ذہن کو ذہوا تو تم لوگوں
کو ہم سے فقط عدم رفع کے رفع یدین کے ساتھ برابر ہونے کا ثبوت
طلب کرنا تھا چاہئے بلکہ ہم نے ترجیح عدم رفع کی ثابت کر دی پس
تمہارے رفع یدین ترک کرنیکو اس قدر کافی ہی پس شرط بابہ حنفی
مذہب ہوا اور اتباع سنت منظور ہی اور یہ کہ تمہارے مقابلہ میں

رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کرنا ضرور نہیں * باقی تم لوگ جو بحث
کرتے ہو کہ رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کر دو تو اسواسطے ہم تم سے
کہا ئے عذر کرتے ہیں کہ جن مسئلوں میں قدیم مجتہدوں میں اختلاف
ہے اُن مسئلوں میں تم اور مولوی زین العابدین یا کوئی دوسرا عالم
بحث کر کے ایک با فیصلہ کر دیں کہ میں آئندہ کے اُن مسئلوں کی حقیقت
کھل جاوے * منسوخیت تو فقط زبانی دعوا ہے اور اُن مسئلوں کی حقیقت
سوائے رب العالمین یا آنحضرت کے رسول کے کسی کو معلوم نہیں * باقی رفع
یدین کے منسوخ ہونے کی دلیل جو قدیم کتابوں میں مذکور ہیں اُنکو ہم نقل
کر دیتے ہیں جو قبول کر لو تو تمہاری خوشی ہے اور اعتراض کرو
تو قدیم بزرگوں پر * اب صحابہ اور فقہا کے رفع یدین سے منسوخ
جاننے کی دلیل سنو * آنحضرت کے اصحاب حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے
فقط عدم رفع کے ساتھ نماز رسول اللہ کے لوگوں کو دکھا کے اس طرح
کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز فرمایا اگر اُنکے
نزدیک رفع یدین منسوخ نہوتا تو دونوں فعل سنت ہوتے سو
ایسا ہرگز نہ کرتے اور ایک سنت کو نہ چھپاتے بلکہ دونوں کا بیان
کر دیتے * تو معلوم ہوا کہ ابن مسعود کے نزدیک رفع یدین منسوخ
تھا * چنانچہ تفسیر العینین کے مصنف نے بھی رفع یدین کی منسوخیت

کہ ابن مسعود کی سمجھ لکھا ہی * اور حضرت کے اصحاب خلفاء مثل ابن
زبیر کی حدیث سے خوب کھل گیا ۔ لیکن رفع یدین کے منسوخ ہونے کی خبر
اِنّما عمل ابن زبیر کا جواب نہیں ہی * اور اگر تنویر العینین
کے سبب کہ ابن زبیر کی حدیث کی صحیح اسناد نہ ہو تو کیا مضائقہ
اُنکو سند صحیح معلوم سے یعنی حدیث صحت نہیں ہوسکتی * اور
اگر فرض کیا کہ یہی حدیث ضعیف ہی اور ایسی تو کیا مضائقہ حدیث
ضعیف بھی حدیث ہی * سوا اِسکے ثابت ہو کہ ابن زبیر کی سمجھ میں
رفع یدین منسوخ تھا * اور یہاں دو ۔ اسکے سوا رفع تو کوئی عمل نہیں ہی
پھر اُنکے بیان اگر ہونے کی بات بھی کیا احتیاج نہیں تو اُنکے بیان کرنے
سے صاف ظاہر ہی کہ رفع یدین ابتداء ہی سے اُنکی سمجھ میں منسوخ تھا اسکے
منسوخ ہونے سب صحابہ نے جس کو اُنکے منسوخ ہونے کی خبر ہوئی تھی اُنکو
ایسے بیان سے خبر کر دی * اور یہ بات جب ابن زبیر کی حدیث میں تامل
کرنے سے صاف ظاہر ہوتی ہی * باقی رہا اُنکا منسوخ جاننا رفع یدین کو سو
اُسکی دلیل بیان کرنیکی احتیاج نہیں ہے بلکہ دین کتاب تنویر
اِس بیان سے بھری ہوئی ہی * اب رفع یدین کے منسوخ ہونے کی ایک
دلیل تنویر العینین کے مضمون سے نکالتے ہیں اگر ہو تو تو
تنویر العینین میں مذکور ہی حدیث جو حضرت علی رض سے روایت

ہی اُسمین قرآن کی آیت مین تب و الحر کی لفظ سے رفع یدین کا حکم ثابت ہی ٭ سوا اس حدیث سے رفع یدین صاف واجب ثابت ہوتا ہی کیونکہ اُسکے مستحب ہونیکا کوئی قرینہ اس جگہہ پر موجود نہین ہی ٭ چنانچہ تنویر العینین کے ارتیسوین صفحہ مین بھی لکھا ہی ٭ کہ بعضے علماء گئے ہین اِس بات پر کہ اٹھانا ہاتھ کا نماز مین اِن مقامات مذکورہ مین واجب ہی ٭ جیسا کہ ذکر کیا اُسکا صاحب فتوحات وغیرہ نے تو اِس صورت مین چونکہ ابن مسعود کی حدیث صحیح اور دوسری حدیثون سے آنحضرت کا رفع یدین نکرنا ثابت ہی اور رفع یدین کرنیوالے بھی اُسکے قائل ہین اسواسطے وہ حدیث بالا شبہہ منسوخ بعض ٹھہری ٭ یعنے شروع نماز کے سواے سب مقام کا رفع یدین منسوخ ہوا کیونکہ واجب کا ترک کرنا گناہ ہی ٭ اور پیغمبر لوگ گناہ سے پاک ہوتے ہین تو اگر رفع یدین منسوخ ہوتا تو آنحضرت کسواسطے ترک کرتے ٭ اور دوسری دلیل رفع یدین کے منسوخ ہونے کی حدیث قولی سے جو ثابت ہی اُسکو ہم نقل کرتے ہین ٭ اور جن عالمون نے اُس حدیث کے مضمون سے رفع یدین کو منسوخ سمجھا ہی اُنکا بیان بھی کردیتے ہین ٭ کیونکہ اُنکی سمجھہ ہماری تمہاری سمجھ سے اور اُنکا علم ہمارے تمہارے علم سے اور اُنکی خوش نیتی ہماری

تمہاری خوش بیانی سے بہت زیادہ تر یہی حق ہی ہی اور اسکے سوائے
جو اپنے متشبہ لیان ٹھہو تہا ہی * اب حدیث رفع یدین کی ناسخ
سنو * پہلی حدیث امام ابو حنیفہ کی مسند کی اور طحاوی کی جسکو
صاحب ہدایہ نے لکھا ہی * صاحب ہدایہ عدم رفع کی دلیل مین لکھتا ہی
ولنا قوله عليه السلام لا ترفع الأيدي إلا في سبعة مواطن تكبيرة
الافتتاح وتكبيرة القنوت وتكبيرات العيدين وذكر الأربع في الحج
اور ہمارے واسطے دلیل ہی قول نبی علیہ السلام کا نہ اٹھائے جاوین
ہاتھ سوائے سات جگہون کے * شروع کی تکبیر مین اور قنوت کی تکبیر مین
اور عیدین کی تکبیرون مین * اور ذکر کیا آن حضرت نے چار مقام کا حج مین
یعنی اپنے مقام مین ہدایہ کے درمیان جو وے چارون مقام لکھے ہین
سو یہ ہین * حجر اسود کے بوسہ لیتے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور
دونون جمرے کے پاس * اس حدیث کے صحیح ہونے مین اصلاً شک نہ
نہین کیونکہ اس حدیث کو اتنے بڑے معتبر عالم نے جو صاحب التوضیح
ہین سے ہی اپنی کتاب مین لکھا * اور علاوہ اسکے یہ حدیث
فقط ہدایہ ہی مین نہین ہی بلکہ اور بھی حدیث کی معتبر کتابون
مین موجود ہی * ایک تو معتبر حدیث کی کتاب طحاوی ہی اور
طحاوی کو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز نے اپنے رسالہ عجالہ نافعہ مین

بہت معتبر لکھا ہی اور بڑی معتبر کتاب مسند ابو حنیفہ ہی سو دونون
کتابون مین یہہ حدیث موجود ہی * اور بڑی معتبر کتاب حدیث کی
طبرانی ہی اسمین بھی یہہ حدیث موجود ہی * اور شرح سفر السعادت
مین جو لکھا ہی کہ طبرانی وغیرہ نے جو لا ترفع الایدی روایت کیا ہی
سو اُسکی صحت مین گفتگو ہی یعنے وہ حدیث ضعیف ہی تو طحاوی
کی روایت کے سوائے اور کتابون کی روایت سے مراد ہی * سو مضایقہ
نہین طحاوی کی روایت نے اُن روایتون کو قوت دی اور وے حدیثین
حسن ہوگئین اور حدیث حسن بھی حجت ہوتی ہی مانند صحیح کے
جیسا کہ اصول حدیث مین مقرر ہی غرض یہہ حدیث بعضی روایت
سے صحیح اور بعضی سے حسن ہی * اور فتح القدیر کے مصنف نے جو بڑا
فقیہہ اور محقق اور محدث ہی اُسنے اِس حدیث کو عدم رفع کی دلیل مین
لکھا ہی * اور صاحب ہدایہ نے اِس حدیث سے رفع یدین کو منسوخ
لکھا ہی اور رفع یدین کی حدیثون کے حق مین کہا ہی کہ جتنی حدیثین
رفع یدین کی ہین سو سب محمول ہین ابتداء اسلام کے حال پر * اب
اُس حدیث قولی کو سنکر کسکو طاقت ہی کہ آٹھون مقام مین ہاتھہ
اُٹھاوے * بعضے لوگ سوال کرتے ہین کہ پھر دعا مین بھی ہاتھہ اُٹھانا
تو آٹھوان مقام ٹھہریگا * تو اُنکا جواب یہہ ہی کہ عبادت کے ارکانون

منیں سے سبابت مقام کے سواے ہاتھ نہ اٹھاوے اور اگر تمہاری
اس تقریر سے سبابت مقام کی قید ثابت ہو تو تمہارے تنویر العینین
منیں اس حدیث کی عبارت کو بدلنے کی احتیاج ہووے تو معلوم
ہوا کہ یہ سوال اس پر نہیں ہو سکتا اور دوسری حدیث صحیح
مسلم منیں کی سنو صحیح مسلم منیں باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ
والنہی عن الاشارۃ بالید یعنے نماز منیں چین اور آرام سے رہنے
کا حکم اور نماز منیں ہاتھ سے اشارہ کرنیکا منع جس باب
منیں لکھا ہے حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا حدثنا
ابو معاویۃ عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ
عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال مالی اریکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا
فی الصلوٰۃ قال ثم خرج علینا فرانا حلقا فقال مالی اریکم عزین
قال ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا
قلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون
الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف حدیث روایت کی ہم سے
ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابو کریب نے دونوں نے کہا حدیث
روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے اسنے سنا اعمش سے اسنے

حسیب ابن رافع سے اُسنے تمیم ابن طرفہ سے اُسنے جابر ابن سمرہ سے اُنھون نے کہا تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر فرمایا کیا سبب ہی یعنے مجکو تعجب آتا ہی کہ دیکھتا ہون مین تمکو اُٹھانے والے ہاتھون کو اپنے گویا کہ وے ہاتھ سرکش گھورون کی دُم ہین، قرار پکڑو یعنے حرکت نکرو سکونت سے رہو نماز مین* کہا پھر تشریف لائے ہمارے پاس اور دیکھا ہمکو حلقہ حلقہ تب فرمایا کیا سبب ہی کہ دیکھتا ہون مین تمکو جوتے جوتے کہا پھر تشریف لائے ہمارے پاس اور فرمایا کیون نہین صف باندھتے ہو تم لوگ جیسا کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے حضور مین* غرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اور کس طرح صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے حضور مین فرمایا پوری کرتے ہین پہلی صفون کو اور خوب مل کے کھڑے ہوتے ہین صف مین انتہی* اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جو رفع یدین ہی اُسے حضرت نے منع فرمایا اور اس رفع یدین کو آن حضرت نے سکون کے خلاف سمجھا اور آن حضرت نے اسی حرکت کو دیکھ کے سکون کا حکم دیا۔ تو اس حکم سے نماز مین ہاتھ نہ اُٹھانا واجب اور اُٹھانا صاف منع ہوا* یہہ حدیث نماز کے

اندر رفع یدین کے منع ہوئے جو نص تھی یہہ حدیث نماز کے بعد
سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کو منع کرنیوالی نہین ہی
بلکہ وہ حدیث دوسری ہی عبد اللہ ابن قبطیہ کی روایت سے چنانچہ
اسکا ذکر قریب ہی ہوگا * اور اس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر
ہی کہ حضرت نے صحابہ کو نماز مین رفع یدین کرتے دیکھا اور وے
لوگ نماز ہی مین تھے تب یہہ بات فرمایا کہ کون کرو نماز مین *
باقی قنوت وتر اور عیدین کی تکبیرون مین جو ہاتھ اٹھاتے ہین سو
دوسری حدیث کے مضمون سے * اور یہہ دو مقام اس عام حکم سے
خاص ہو گیا ہی اور اس دو مقام کے رفع یدین مین خلاف نہین
ہی * اور تحریمہ کی تکبیر کہتے وقت کا رفع یدین تو نماز کے اندر ہی نہین
ہی بلکہ وہ نماز کے باہر ہی * پھر اگر کوئی کہے کہ پھر اسی طرح سے
رکوع کرتے وقت * اور اس سے سر اٹھاتے وقت * اور دو رکعت
کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو اٹھتے وقت کا رفع یدین بھی
ہم دوسری حدیث کے مضمون سے کرتے ہین * تو اسکا جواب یہہ
ہی کہ اگر ایسا ہو تو حدیث کا بالکل مطلب ہی ساقط ہو جاوے
اور اصول کا قاعدہ یہہ ہی کہ عام مین سے بعض بعض تھوڑا خاص
ہوتا ہی سو یہان ہوا * اور یہہ جو بعضے سوال کرتے ہین کہ اس حدیث

کو رفع یدین کے منع پر حمل نہین کر سکتے کیونکہ جو فعل حضرت نے ابتداے اسلام مین خود کیا تھا اُس فعل کو ایسی تشبیہ مکروہ کسواسطے فرماتے * تو اُنکا جواب یہہ ہی * کہ اول تو اُس زمانے کے لوگون کے فہم کا حال ہمکو معلوم نہین کہ یہہ تشبیہ اُنکے نزدیک مکروہ تھی یا تشبیہ کے واسطے ایسے لفظ کا بولنا اُسوقت کا محاورہ تھا * جیسا کہ بعضی حدیثون مین فرمایا ہی کہ گر کرنے تجکو تیری ماں * اِس بات مین اُن لوگون کی فہم معتبر ہی ہم لوگون کی فہم معتبر نہین * دیکھو اُن لوگون مین ابوہریرہ نام تھا اور اِس ملک مین اگر کسیکو بلّی کا باپ کہین تو بُرا مانے * اور دوسرے یہہ کہ جنکے نزدیک یہہ بات ثابت ہی کہ رفع یدین منع ہو چکا تھا اُنکے نزدیک تو ایسا لفظ تنبیہ کے واسطے فرمانے کا مقام ہی تھا کہ باوجود اُس فعل کے منع ہونے کے اُن لوگون نے اُس فعل کو کیا * اور اگر حقیقت مین تمھارے فہم مین یہہ تشبیہ مکروہ ہی تو سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی اِس تشبیہ کا بھی وہی حال ہوگا * حضرت کے فعل کی تشبیہ ہوئی صحابہ کے فعل کی ہوئی * اور حقیقت یہہ ہی کہ جب تک یقینی دلیل سے ثابت نہو کہ یہہ حدیث سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کے منع مین ہی تب تک یہہ اعتراض بہت نامناسب ہی *

کیونکہ یہ اعتراض دور تک جا پہنچیگا * اور ہم لوگوں کو اس حسب
تقریر اور بلا شبہ آزمائی کی حاجت نہیں یہ مقام تسلیم اور
اطاعت کا ہی * پس ہم لوگوں کو یہی لازم ہی کہ اس بات کی تحقیق کریں
کہ قدیم بزرگوں نے اس حدیث کے معنے کیا سمجھا ہی تو سوا اس وقت اس
حدیث کی شرح میں سوائے شرح مرزا سعادت کے ہمارے
پاس اور دوسری شرحیں موجود نہیں ہیں * اسی معتبر کتاب کی
عبادات کا یہ خلاصہ ہندی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں سنو ہاں لوگو
مصنف نے مثل سرکش گھوڑوں کی دم کے ہاتھ اٹھانے کو حمل
کیا یعنے سمجھا سلام کے نزدیک ہاتھ اٹھانے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے
کو چنانچہ بعضے احمق ہیں دوسرے ابھی نہیں سمجھے ہیں اور سرکش
گھوڑوں کی دم کے ساتھ تشبیہ دینے سے بھی ایسی ظاہر ہی * اور
بعضے اس حدیث کو حمل کرتے ہیں تکبیر تحریمہ کہنے وقت
کے واسطے نماز میں رفع یدین کرنے کی نہی پر جیسا کہ مذہب حنفی ہی *
اور اصل اس حدیث کی صحیح مسلم میں روایت ہی تمیم ابن
طرفہ سے انہوں نے روایت کیا جابر ابن سمرہ سے انہوں نے کہا تشریف
لائے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کیا ہوا
مجھکو کہ دیکھتا ہوں تم لوگوں کو یعنے تعجب رکھتا ہوں کہ اٹھاتے ہو تم

لوگ اپنے ہاتھون کو گویا سرکش گھورون کی دُمین ہین قرار پکڑو نماز مین ❁ اور عبد اللہ ابن قبطیہ نے کہا سُنا مین نے جابر ابن سمرہ کو کہ وے کہتے تھے ہم لوگ جب نماز پڑھتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم اور اشارہ کیا جابر نے ہاتھ اُٹھانا دکھانے کیواسطے اپنے ہاتھ سے دونون طرف اور کہا فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا ہی ان لوگون کو کہ پھیرتے ہین اپنے ہاتھون کو گویا سرکش گھورون کی دُمین ہین کفایت ہی تم مین سے ایک کو کہ رکھے اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر بعد اسکے سلام دے اپنے بھائیون کو اُن بھائیون مین سے کہ آگے داہنے اور بائین ہین ❁ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مفہوم حدیث کا وہ ہی جو مصنف سفر السعادت نے سمجھا ❁ اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر وہ ہی کہ حدیث تمیم ابن طرفہ کی اور حدیث عبد اللہ ابن قبطیہ کی ہر ایک حدیث جدا جدا ہی اسواسطے کہ سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ اُٹھانیوالے کو نہین کہہ سکتے کہ قرار پکڑ نماز مین کیونکہ وہ شخص اس فعل سے باہر آتا ہی نماز سے تو مفہوم حدیث تمیم کا وہ رفع یدین ہی جو تحریمہ کے وقت کے سواے ہی ❁ اور حدیث عبد اللہ کی اُس رفع یدین کے

بیان میں ہی جو سلام پھیرنے کے وقت میں ہی واللہ اعلم انتہی۔
آپ سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنیکا جس میں ذکر ہی
وہ حدیث بھی سنو صحیح مسلم کے باب مذکور میں لکھا ہی حدثنا
ابو بکر ابن ابی شیبۃ حدثنا وکیع عن مسعر ح وحدثنا ابو کریب
واللفظ لہ اخبرنا ابن ابی زائدۃ عن مسعر حدثنی عبید اللہ ابن القبطیۃ
عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قلنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ واشار
بیدہ الی الجانبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما تومون
بایدیکم کانہا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم ان یضع یدہ
علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من علی یمینہ وشمالہ حدیث روایت کی
ہم سے ابو بکر ابن ابی شیبہ نے اُسنے کہا حدیث روایت کی ہم
سے وکیع نے اُسنے سُنا مسعر سے اِس مقام میں مسلم دوسری سند
بیان کرتے ہیں وہی مسعر سے جا ملتی اور حدیث روایت کی ہم
سے ابو کریب نے اور اِس کا لفظ ابو کریب کی روایت کا ہی
اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے سُنا مسعر سے اُسنے کہا حدیث
روایت کی مجھ سے عبید اللہ ابن قبطیہ نے اُسنے سنا جابر ابن سمرہ
سے جابر نے کہا تھے ہم لوگ جب نماز پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ کہتے تھے ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم و
رحمۃ اللہ اور اشارہ کیا جابر نے اپنے ہاتھ سے دونوں طرف یعنے
ہم لوگوں کے دکھانے کو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تم لوگ کسواسطے اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ وے
ہاتھ تمھارے مرکش گھوڑوں کی دمین ہیں بس کفایت ہی تم میں
سے ایک کو کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنی ران پر بعد اسکے سلام دے
اپنے بھائی کو جو شخص کہ اسکے داہنے اور بائیں ہی* اور اس
حدیث کے بعد دوسری حدیث بھی عبداللہ بن جابر ابن سمرہ سے روایت
کی ہی اسمین یوں ہی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما شأنکم تشیرون بایدیکم کانہا اذناب خیل
شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہ کہا جابر
نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تھے ہم
لوگ جب سلام کہتے اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں سے کہتے السلام
علیکم پھر نگاہ کیا ہماری طرف رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا کیا حال ہی
تمھارا اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ وے ہاتھ سرکش
گھوڑوں کی دمین ہیں جب سلام کہے تم میں سے کوئی تو چاہئیے

کر نماز پھیرے اپنے پاس والے کی طرف اور نہ اشارہ کرے اپنے ہاتھ سے انتہی * خلاصہ تمیم ابن طرفہ کی حدیث کا یہہ ہی کہ آن حضرت نے صحابہ کو نماز کے اندر رفع یدین کرتے دیکھا اُسے منع فرمایا * اور خلاصہ عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث کا یہہ ہی کہ آن حضرت نے صحابہ کو سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے دیکھا اُسے منع فرمایا * اور دونون حدیث صحیح صریح غیر منسوخ ہیں تو اِس صورت مین دونون پر عمل کرنا لازم ہی نہ نماز کے اندر رفع یدین کرے اور نہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرے * اور اِس تکلف کی کیا احتیاج ہی کہ تمیم ابن طرفہ کی حدیث کو مجمل کہیے اور اُسکا بیان عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث مین سمجھیے کیونکہ دونون حدیث اپنے اپنے مفہوم پر ظاہر اور نص ہیں جیسا کہ اِس فن کے واقف کار پر روشن ہی * اور نہ مصنف مسرا ایسا روایت نے جو سلام پھیرنے کے وقت اسر کشی گھوڑون کی دمون کی طرح ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا تو عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث سے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ اُسنے تمیم ابن طرفہ کی حدیث سے یہہ معنے سمجھے * اور حق یہی ہی کہ دونون حدیث پر عمل کرنا مین تقوا بھی اور اتباع سنت بھی حاصل ہوگی اور منع فعل پر عمل

کرنے کے شبہہ سے بھی محفوظ رہیگا ٭ اور یہہ جو بعضے کہتے ہین کہ سلام بھی جز آخر نماز کا ہی سو سلام پھیرتے وقت ہاتھہ اُٹھانے والا نماز کے اندر باقی ہی اِسواسطے حضرت نے اُسکو فرمایا کہ نماز کے اندر قرار پکڑ اور سکون کر ٭ تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ سچ ہی سلام پھیرنا جز آخر نماز کا ہی مگر بمجرد ادا کرنے جز آخر کے وہ شخص نماز سے باہر ہو گیا سلام پھیرنے مین نماز سے باہر ہونے مین اِس قدر مہلت کہان ہی کہ دیکھنے والا اُسکو سلام پھیرتے دیکھے اور دیکھنے کے بعد بھی وہ نماز کے اندر باقی رہے تب فرماوے کہ نماز مین سکون کر کیونکہ بغیر اُس فعل کے ظاہر ہونے کے دیکھنے والا کس طرح دیکھیگا اور جب وہ فعل ظاہر ہوا تب فی الفور وہ نماز سے باہر ہوا ٭ اب اُسکو یہہ فرمانا کہ نماز مین سکون کر ممکن نہین سو زیادہ طبع آزمائی سے کیا کام دونون حدیث پر عمل کرو ٭ اور یہہ جو بعضے کہتے ہین کہ تمکو رفع یدین کے منع کرنے مین اِس قدر اصرار کسواسطے ہی ٭ تو اُنکا جواب یہہ ہی کہ ہم تو حنفیون کو رفع یدین کرنے سے منع کرتے ہین ٭ اور اُنکو جس سبب سے منع کرتے ہین وہ سبب اِس رسالے مین مذکور ہو چکا ہی ٭ اور ایک سبب اور بھی ہی کہ اپنے مذہب کے خلاف عمل کرنیکے سبب سے اہل

سنت کی حمایت میں تردد پر گیا ہی یہان تک کہ ایک کے پیچھے ایک نماز نہیں پڑھتا اور رفع یدین کرنے والون کو برا کہتے ہیں بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ بعضے رفع یدین کرنیوالون کو بھی بعضے رفع یدین کرنیوالے برا کہتے ہیں چنانچہ رام پور میں چھٹی تاریخ ذی الحجہ سنہ بارہ سو اٹھاون ہجری میں سب کے رو برو مسلمانون کے روبرو مولوی زین العابدین نے مولوی عبد الحی کو مردود کہا اور مولوی عبد الرحمن کے حق میں کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہی اور رسول کا دشمن ہی اور اسکو میں بھی اپنا دشمن جانتا ہون اور رجعہ الحجاز کے رسالون کو نامعتبر کہا اور اپنے حق میں یون کہا کہ میں حنفی مذہب ہون اور اپنے علم کی تحقیق سے میں نے اس مذہب کی خوبی کو دریافت کر کے اس مذہب کو اختیار کیا ہی اور میں رفع یدین کا حکم کسی کو نہیں دیتا اور جہان میں جاتا ہون وہان رفع یدین نہیں جاری ہوتا دیکھو منگل کوٹ ہم گئے تھے وہان سیکڑون لوگ ہمارے مرید ہوتے مگر ایک نے بھی رفع یدین نکیا سو ایسے شخص کے تئین بھی لوگ برا کہتے ہیں اور اس سب برا کہنے کا سبب یہی ہی کہ لوگون کو اپنے مذہب کی قید نباقی رہی جو چاہتے ہیں سو کرتے ہین اور جو چاہے

ہیں سو کہتے ہیں اور جماعت میں سنت تفرقہ پڑ گیا ہے اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ اپنے مذہب کے خلاف عمل نکرو تمہارا مذہب بھی حدیث و قرآن کے موافق ہے اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے آمین

محضر مقام رام پورہ

بتاریخ ششم ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۸ ہجری کہ در رام پور بوالیہ اند مولوی کرامت علی صاحب و مولوی زین العابدین صاحب بمسئلہ رفع یدین و امین بجہر و اختیار و عدم اختیار مذہب معین بموجب اقرار و درخواست مردمان برائین بطور گفتگو رہ یک ید و لبستہ خانہ جناب مولوی عبد العلی صاحب صدر امین اعلی مجلس عام شدہ بود و دران مجلس رئیسان مومنین مثل مولوی عبد العلی صاحب صدر امین اعلی و مولوی مظہر الحق صاحب قاضی عدالت ضلع و مولوی سعادت علی صاحب صدر امین و غیرہ صاحبان مقام مذکور حاضر بودند در آن روز ابنا ہر دو علمای مذکورین بسبب اقرار نمودن مولوی زین العابدین صاحب کہ من حنفی المذہب ام و مولوی عبد الرحمان کہ مقید مذہب نیست و حنفیان را بدعی گوید او را اعداوت ابیعہ وعدہ الرسول وعدہ می نمودی دائم در مسائل مذکورہ چیزی بحث نشدہ و عوام الناس در توہات مشہور نمودہ اند کہ ذکر ان ارو زیجکم احرامی رفع

چنین اکراه دیده است بنا بر آن برای اظهار حق خاصی تشبث امد
وقصاید چند الرسالت خلاصه گفتگوی هر دو عالمان که در ان روز شده
بود می نویسد هر که از حاضران آن مجلس یاد داشته بین کاغذ
دستخط خود کند که قصید و فساد دروغ گوئی عوام موقوف ماند
مولوی زین العابدین صاحب اقرار نمودند که من حنفی المذهب
ام و از روی تحقیق علمی این مذهب را اختیار نموده ام لا برای
بحث از منها بموجب طلب مردمان تراین پور و من الزوتها که نیامده ام
بلکه بموجب طلب میان منیر الدین و میان اکبر آمده ام * مولوی
کرامت علی صاحب فرمودند که سرا امدن هم باد بگر با هر دو کسان
بموجب طلب مردمان تراین پور و گنونده پیش آمده ام * مولوی زین
العابدین صاحب فرمودند که مردمان تراین پور را منع نمی شد که جماعت
داده ام و از آن ها را چه علاقه من آنها را آدمی پیشه اثم وجود و عدم
وجود آنها نزد من برابر است * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند
که چنان تدبیر خواهند که تفرقه جماعت مومنین نشود * مولوی زین
العابدین صاحب فرمودند که هر چه را خواهم خواهم گفت انشاء
الله تعالی در متفرق نمودن جماعت مومنین خواهم کوشید و من
با کسی برای رفع یدین اصرار نمی کنم و بانی این امر نیستم بلکه مولوی

جناب کرامت علی صاحب باعث امتناع نمودن ان صاحب آجرای رفع یدین موقوف نموده اند ومن اقرار میکنم که بغیر از سوال ذکر مسأله رفع یدین با کسی نکنم * بعد ازان سخنان دیگر شدند که ازین بحث علاقه ندارد * جناب مفتی مظهر الحق صاحب و جناب مولوی عبد العلی صاحب بار بار می فرمودند که هردو صاحبان اتفاق کنند و چنان تدبیر کنند که جماعه مومنان بر یک طریق مستقیم شوند * بعده مولوی مظهر الحق صاحب مردمان رافع یدین را فرمودند که اگر مولوی زین العابدین صاحب رفع یدین را منع کنند شمایان ترک رفع اختیار می کنید یا نه * آنها جواب دادند که ما ترک رفع اختیار نخواهیم کرد * پس بعضی از حاضران مجلس مولوی زین العابدین صاحب را گفتند که هرکه رافع یدین اند برای اختیار کردن ترک رفع یدین آنها را فرموده شود * ازان مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که اینها را اگفته من قبول کی خواهند افتاد ورهمین حیص و بیص مجلس برخواسته شد بعد ازان چون که دران مجلس ذکر شده بود که هردو کیان دلایل خود نوشته دهند بموجب آن دار وغه قادر بخش از هردو عالم درخواست این امر نمودند * مولوی کرامت علی صاحب رساله مختصر نوشته دادند که نزد ما موجود است * مولوی زین العابدین صاحب

از نوشتن دلایل خود ابا فرمودند و در ده تا که تشریف بردند * گر زانکه
بزرگان مولوی عبد العلی صاحب و مولوی مظهر الحق صاحب برای
اتفاق و تدابیر نمودن هر دو شان بر یک طریق او هر دو [illegible]
گفتند مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که من هم همین می خواهم
مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که برای اختیار رفع یدین
و آمین بالجهر من حکم داده ام و نه خود هم داد و مانع هم نمی شوم
اگر حالا مانع شوم مریدان از من بد خواهند شد و اگر جناب
معتقدان خود را جهت نمودن رفع یدین و آمین فرمایند از جناب
مردمانی که معتقد اند برگشته خواهند شد * از این سبب من مانع شدن نمی
توانم بلکه نمی توانم که مریدان آن صاحب بطریق آن صاحب و مریدان
من بطریق من باشند * تا مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که هرگاه
مرید از من و شما هنوز آنها چه طور ما شدند برای آنها صفائی کرده
بعد [illegible] مولوی زین العابدین صاحب جواب دادند که هرگاه برای
[illegible]
[illegible]
بار مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که اگر کسی مرید نباشد آن [illegible]
[illegible] جواب دادند که اول برای دریافت حالات

مسلمانی نخواهم گفت تا از کسی که مرید شده از پیر خود دریافته
عمل شود * باز مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که مرید ما و شما
موافق آن بر طریق پیران خود ها مانند از کتاب بیچک غافل نباید *
مولوی زین العابدین صاحب گفتند که آثار روز قیامت قریب
است لهذا تفرقه جماعت باران غضب است * مولوی کرامت
علی صاحب فرمودند که اگر میدانید که تفرقه مومنین باران غضب
است لازم که مومنین را از باران غضب باز داشته با رحمت
باران رحمت آرید * مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که من
نمی توانم چیزیکه از دست رفته باز آمدن نمی تواند فقط
لا از دست دادیم * من به محفل مذکوره این مصرعه نیز مولوی
زین العابدین صاحب را به مقابله مولوی کرامت علی صاحب
خواندن شنیده ام * مرا بیا فرزند دیگر از تو وا نی ده *

نیز این هم اثبات مولوی زین العابدین صاحب از مولوی کرامت
علی صاحب فرمودند که آنصاحب برای رفع یدین مرا منع نمایند
و من با نصاحب هم جهه نمودن رفع یدین نخواهم گفت * مولوی
کرامت علی صاحب فرمودند که این معنی قبول نکرد دیگر کنیان

بلکه ناواقف محض اند برای آنها بدرستی نمایند بحواسب آن مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که من کسی را نمی گویم کسانیکه مرید من هستند بر طریق من عمل خواهند نمود * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که آنها از آیت و حدیث واقف نیستند چسان طریق آنها حسب اختیار خواهند نمود برین معنی مولوی زین العابدین صاحب فرموده بودند که قرآن آنها بنم و حدیث آنها بنم انچیکه خواهم گفت بران عمل خواهند نمود *

نام حاضرین مجلس

میرزا محمد تراب ساکن فرخ آباد سررشته دار محکمهٔ ججی ضلع دهاکه وغیره مظهر الحق رضی الله عنه محمد العلی رضی الله عنه محمد امین علی منیر شجاعت علی حسینی سعادت علی ساجد اف ثوشتهٔ منیا صحیح است سراج الدین محمد رضی الله عنه محمد کاظم رضی الله عنه فتح علی ساحر او اتفی است سید مفاخر علی منیر الدین احمد سید منصور حسین لطف الرحمان رضی الله عنه نور الحق رضی الله عنه امین الدین احمد لیابت الله کمیل الدین احمد الله فتح الله شیر علی رالله این احمد ساکن قصبهٔ جها ودیا غلام احمد وکیل محکمهٔ صدر امون الملک سید بدل الحق محرر

محکمۂ صدر امین املی — میر عمر رازوکیل محکمۂ مل کورۂ

میر ولاور علی محرر توجداری — منیر الدین احمد

عفی اللہ عنہ محرر محکمۂ صدر امین املی — قدرت اللہ میر

منشی محکمۂ صدر امین املی — کرامت اللہ صدیقی عفی اللہ عنہ

بشارت اللہ صدیقی — مصیح الدین احمد عفی اللہ عنہ

قادر بخش داروغہ آبکاری مرید خاص عنایت علی

خیر الدین محمد عفا اللہ عنہ — منیر الدین محمد عفا اللہ عنہ

میر صاحب علی عفا اللہ عنہ جیپوری — شیخ فقیر علی عظیم آبادی

مولوی مولوی عنایت علی — نعیم الدین احمد ساکن دھاکہ محافظ

دفتر راقم الاثم میر عبد الرب عفا اللہ عنہ — ومشیت اللہ عفا اللہ عنہ

اِس رسالے میں لکھا گیا ہی کہ رفع یدین کرنے والے تین قسم ہیں، ایک شافعی مذہب اور حنفی مذہب والے دو قسم ہیں* سو غور کرکے اگر دیکھیے تو یوں نہیں بلکہ حقیقت میں یے بدمذہب سب ایک ہی قسم ہیں* فرق اتنا ہی کہ تیسری قسم کے لوگ اندکے عاقل اور بڑے مکار ہیں بلکہ حقیقت میں یے لوگ تفرقہ انداز اور خراب کن اور دشمن مذہب سنت وجماعت ہیں مثل رافضیوں کے* جیسے

جیسا دیکھتے ہیں ویسا ہی ہو جاتے ہیں اور تقریر کے بغیر بھاری کوئے
دینے کی کچھ لیاقت بھی رکھتے ہیں کیونکہ اس گروہ میں نصر اللہ
اور مولانا اور علی اصغر کمالات رکھتے ہیں چنانچہ انھیں سرداروں کا کلام
جسنے آگے سنا ہی خوب جانتا ہی کہ وے لوگ سنت کے سبب فرقے اور
مذہبون کے اور تقلید کے صاف منکر تھے اور تفسیر قرآن شریف
اور شرح احادیث کو برا کہتے تھے اور رفع یدین اور آمین بجہر
کو صرف ایک ہی جاہلون کو اول وہاں میں جال میں پھنسانے
کو ٹھہرایا ہی اب جو چارون طرف سے اُن پر لعنت ہوتی اور
رسالے انکے مذہب کے باطل ہونے پر چھپ گئے اور علماے حرمین طیبین
اور شاہ جہان آباد وغیرہ کے فتوے لکھے گئے لاچار ہو کر جنھوں نے کچھ سنبھلے
تقریر کو پھیری اور دوسری قسم کے لوگ محض جاہل اور
وہ بیٹ ہیں جو انھون نے ایکبار اپنے سرداروں سے سنا پھر اسکو
نہیں چھوڑتے اور نہ پھر بیچار کی لیاقت رکھتے جو بات انکے ذہن میں
گھس گئی گھس گئی خصوص جب یہہ اُن سے کہدیا کہ ہم اللہ کے
کلام اور رسول کی حدیث سے کہتے ہیں اور دوسرے لوگ
آدمیون کے کلام سے کہتے ہیں سو تم جو قرآن اور حدیث میں پاؤ
اُسی پر عمل کرو اور ہمارا بھی یہی عمل ہی اور اعتقاد دوسرے

کہنی کی نسنو ٭ تو وے لوگ یہہ سنکر خوب پکے ہو گئے اور جہل
مرکب نے انکے سینون مین جڑ پکڑ لی ٭ اور یہہ بات اسواسطے کہتے ہین
کہ صرف قرآن کے اور احادیث کے متون مین تو اختلاف کر کے
بہہ مذہب ہوئے سوا اس مین بڑی گنجایش اور وسعت ہی ٭ اگر
تفسیر قرآن اور شرح احادیث کی مطابق تحقیقات علماے اہل سنت و
جماعت کے کہ محقق اور قید اور کامل اور حقیقت مین محی السنۃ
و قامع البدعۃ وے ہی تھے اور انکو یہہ انقسم دیتا تھا انھون
نے خوب تحقیق کر کے کتابہی پڑھائی کر دوسرون کو پڑھاوینگے تو وہ
مطلب ہمارا کہ بربادی مذہب سنت و جماعت ہی خصوصاً اِن
ملکون مین کہ حنفی مذہب تمام پھیلے ہین حاصل نہوگا ٭ سو بھائیو ان
لوگون کے مکر اور فریب سے غافل نہ ہو کبھی یہ لوگ آپس
ہی مین بعضے بعضون کو برا کہتے ہین اور ان کے عقاید سے تبرّا
کرتے ہین کبھی وقت مناسب مین پھر آپس مین مل جاتے ہین اور
دو ملت جانی ہوتے ہین ٭ چنانچہ اس مختصر نامہ کے کلام سے
دانشمند لوگ خوب سمجھ لینگے ٭ سو ایسون کے فریب اور تقیہ کی
باتون پر نہ بھولیو ٭ اور انھین کے حال کے موافق حضرت مخبر صادق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے ہی خبر دی ہی ٭ وہ حدیث یہ

حدیث کی رو سے معتبر کتاب مجمع الزوائد میں جو مولوی محمد وجیہ صاحب مدرس اول الکلکتہ کے پاس ہی موجود ہے جسکو دیکھنا ہو دیکھ لے عن عبد الله بن عمر رضی رواہ الطبرانی انه قال والله لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لیکونن بین یدی الساعة الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلثون او اکثر قلنا ما ایاتهم قال ان یاتوکم بسنة لم تکونوا علیها لیغیروا بها سنتکم ودینکم فاذا رایتموهم فاجتنبوهم وعادوهم طبرانی نے روایت کی عبد الله ابن عمر رض سے کہ کہا انہوں نے قسم خدا کی بیشک سنا میں نے پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم سے کہ فرماتے تھے ضرور پیدا ہوگا قیامت کے نزدیک دجال اور دجال سے آگے جھوٹے لوگ تیس شخص بلکہ زیادہ پھر پوچھا اصحاب نے کہا علامتیں انکی فرمایا سکھلاوینگے تم کو ایک سنت جسپر تم عمل نہیں کرتے تھے یعنے ایک نئی بات کو سنت کہکر تم کو سناوینگے یا حقیقت میں وہ سنت ہو لیکن تم اسکو کرتے نہ تھے دوسری سنت کو عمل میں لاتے تھے تو ویسے نئی سنت کو سکھلاوینگے تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تھے تمہیں اس میں تغیر اور تبدل آجاوے بلکہ تمہارے مذہب میں بھی خلل پڑے سو جب تم ایسوں کو دیکھو دور رہنا انسے اور دشمنی رکھو انسے۔

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ تنویر القلوب تصنیف کیا ہوا مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کا کہ خلیفہ ہیں حضرت سید احمد قدس سرہ کے جو گمراہوں اور لامذہبوں کی جہالت کے دفع کرنے کو دلیل قوی ہی مطبع احمدی مین تصحیح سے فقیر خیرخواہ خلق اللہ سید عبد اللہ ولد سید بہادر علی عفا اللہ عنہما کی چھاپا گیا اللہ تعالی پڑھنے اور سننے والونکو سمجھہ نیک دیوے کہ اُسکو پڑھہ اور سمجھکر اپنی جہالت اور نفسانیت سے باز آوین اور طریق حق سنت و جماعت کا اختیار کرین کسی نادان کے کہنے سے جو اپنے تئین عالم اور مولوی کرکے مشہور کرتے ہین گمراہ نہ بنین اور

اِس کتاب کے ۳۹ صفحے کی دوسری سطر مین
لفظ موقوف کا غلطی سے چھپا گیا ہی
چاہیئے کہ ہر کوئی اُس لفظ کو جہان دیکھے
قلم زد کردے سب لوگون کی
دریافت کے واسطے یہہ
لکھہ دیا